مخارج کی غلط ادائیگی کے معنوی اثرات کا جائزہ

(سورۃ النساء کے تناظر میں)

حافظ محمد سرور*

حافظ محمد سجاد**

Abstract

For the proper recitation of the Holy *Qur'ān*, it is necessary to learn the phonetics of classical Arabic, language in which it was revealed. While articulating the sound of the *Qur'ānic* words, any mistake that occurs may change the meanings of the divine Text. For instance, the holy verse (قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَد) means; "Say that Allah is one". If a reader having no practice to articulate the sound of the letter "ق" recite the afore-said verse, he may articulate the sound of the letter "ك" i.e (كُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَد) .which means; "Eat that Allah is one". The change in articulation of the sounds of letters changes the meanings of the Holy *Qur'ān*. In this article certain words of this category have been selected with their phonetic characterstics. This research paper will enable the readers of the Holy *Qur'ān* to understand the proper meanings and help avoiding the improper articulation of such words.

Keywords: Recitation, Holy *Qur'ān*, phonetic characterstics

علم تجوید ایک ایسا علم ہے جس کی رعایت سے قرآن پاک صحیح پڑھا جا سکتا ہے، اس کے بغیر قرآن صحیح پڑھنے کا تصور محض باطل ہے۔یہی وجہ ہے کہ علماء نے علم تجوید کو فرض عین قرار دیا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہیں: ''وَرَتِّلِ القُرآنَ تَرتِیلاً''[1] ''اور قرآنِ مجید کو کھول کھول کر صاف پڑھو۔''

* اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ عربی، بہاء الدین زکریا یونیورسٹی، ملتان۔

** ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ مطالعات بین المذاہب، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد۔

[1] المزمل: ۴

مزید ارشاد ہے: ''اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتَابَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِه''[2] **''جنہیں ہم نے کتاب دی وہ اسے اس طرح پڑھتے ہیں جیسے پڑھنے حق ہے''**[3]

قرآنِ مجید کی تجوید وترتیل اور اس کے ضوابط کی مزید صراحت حدیث پاک میں یوں آتی ہے:

''زَیِّنُوْا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ''[4]

''قرآن کریم کو اپنی آوازوں سے آراستہ کرو۔''

اور''حَسِّنُوْا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ فَإِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ یَزِیْدُ الْقُرْآنَ حُسْنًا''[5]

''اچھی آواز سے قرآن کو پڑھو کیونکہ اچھی آواز قرآن کریم کے حسن کو بڑھا دیتی ہے۔''

ابو الخیر محمد بن الجزری (۱۳۵۰-۱۴۲۹ء) ان ارشادات کی یوں وضاحت کرتے ہیں:

وَالْأَخْذُ بِالتَّجْوِیْدِحَتم لَازِمٌ مَنْ لَّمْ یُجَوِّدِ الْقُرْآنَ آثِـمٌ

لِأَنَّـــهُ بِهِ الْإِلَـهُ أَنْـزَلاَ وَهَكَذَا مِنْهُ إِلَیْنَا وَصَلاَ [6]

تجوید کا حاصل کرنا ضروری ولازم ہے۔ جو شخص تجوید سے قرآن نہ پڑھے گناہ گار ہے۔اس لیے کہ اللہ تعالی نے تجوید ہی کے ساتھ اس کو نازل فرمایا ہے اور اسی طرح اللہ تعالی سے ہم تک پہنچا ہے۔

چنانچہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضي اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: اتنی تجوید کہ ہر حرف دوسرے سے صحیح ممتاز ادا ہو فرض عین ہے۔بغیر اس کے نماز قطعًا باطل ہے۔[7]

حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمہ نے ارشاد فرمایا: ط، ت، س، ث، ص، ذ، ز، ظ، ا، ء، ع، ه، ح، ض، ظ،

---

[2] البقرة:۱۲۱

[3] طاہر القادری، **عرفان القرآن ترجمہ**، البقرة:۱۲۱، (منہاج القرآن پبلیکیشنز، ۲۰۰۷ء)، ۲۸

[4] ابو داؤد، **سنن أبي داود**، دار الرسالہ العالمیہ، (بیروت، لبنان: ۱۴۳۰ھ-۲۰۰۹ء)، باب استحباب الترتیل فی القرأت، حدیث:۱۲۵۶

[5] البیهقی، **شعب الایمان**، (مکتبۃ الرشد للنشر والتوزیع بالریاض بالتعاون مع الدار السلفیۃ، بمبائی، الہند الطبعۃ الأولی، ۱۴۲۳ھ-۲۰۰۳ء) باب حَسِّنُو الْقُرْآنَ بِاَصْوَاتِكُمْ، حدیث:۲۰۷۴

[6] طاش کبریٰ زادہ، **شرح المقدمۃ الجزریۃ**، (مملكۃ عربیۃ سعودیۃ:۱۴۲۱ھ)

[7] احمد رضا، **فتاوي رضویہ**، (لاہور: رضا فاونڈیشن، ۱۴۱۲ھ)، ۱: ۵۵

د، ان حرفوں میں صحیح طور پر امتیاز رکھنا ضروري ہے ورنہ معنی فاسد ہونے کی صورت میں نماز نہ ہو گی۔[8]

اسلام میں نماز مسلمانوں پر سب سے اہم فریضہ ہے جس کا ایک رکن قراءتِ قرآن بھی ہے، قواعد تجوید کي رعایت کے بغیر اس پر عمل نہیں ہو سکتا۔یہی وجہ ہے کہ تجوید کے بغیر نماز پڑھنے کو علماء نے ناجائز فرمایا ہے: چنانچہ علامہ حقی بیان کرتے ہیں: لا تجوز الصلاۃ بدون التجوید.[9] تجوید کے بغیر نماز درست نہیں ہے۔ قرآن غلط پڑھنے سے معنی غلط ہو جاتا ہے۔ اور معنی غلط ہونے سے نماز باطل ہو جاتی ہے، آئیے ذرا جائزہ لیں اُن غلطیوں کا جو آج نماز کی قراءت میں عام ہیں اور جن سے نماز بھی باطل ہو جاتی ہے، مگر لوگ اس کی پروا نہیں کرتے۔

فتاوي ہندیہ میں ہے:ولو قرأ غیرالمغظوب بالظاء أو بالذال تفسد صلاته ولو قرأ الدالین بالدال تفسد صلاته ولو قرأ الصرات بالتاء تفسد صلاته. اگر غیرالمغضوب کے ض کی بجائے ظاء کے ساتھ غیرالمغظوب پڑھاتو نماز جاتي رہي۔اسي طرح ولاالضالین کی ضاد کے بجاے دال کے ساتھ ولا الدالین پڑھاتو نماز جاتي رہي،یوں ہی الصراط کو ت کے ساتھ الصرات پڑھاتو نماز فاسد ہو گئی۔[10]

فتاوي ہندیہ کے اسي صفحہ میں ہے: وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر قرأ بالسین تفسد صلاته، وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر کو سین کے ساتھ پڑھاتو نماز فاسد ہو گئی۔[11]

قرآن پاک کو غلط پڑھنا یہ نہیں کہ صرف ایک غیر معمولي غلطي ہے، بلکہ ایک قسم کي تحریف ہے، اس لیے کہ ایک حرف مثلًا "ح" کو "ہ" سے بدل کر پڑھا اور معنی فاسد ہو گیا تو یہ قرآن پاک کے کلمات میں لفظی و معنوی دونوں طرح کي تحریف ہے۔ کبھی کبھی معنی تو اس طرح سے فاسد ہو جاتے ہیں کہ آیت کا اصل مفہوم بالکل برعکس ہو جاتا ہے۔ذیل میں کچھ اسي طرح کی غلطیوں کی نشان دہی کی جاتی ہے۔

---

[8] امجد اعظمی، **بہار شریعت**، (کراچی: مکتبہ المدینہ)، ۱: ۱۰۸

[9] اسماعیل حقی، **تفسیر روح البیان**، (بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی)، ۱۰: ۲۰۷

[10] نظام الدین برہانپوري، **فتاوي ہندیہ**، (انڈیا: دار النوادر)، ۱: ۱۴۳

[11] ایضاً

قرآن پاک میں "اَلحَمدُ لِلّٰہ" "ح" کے ساتھ آیا ہے، جس کے معنی ہیں تمام خوبیاں اللہ کے لیے، اب اگر کوئی شخص اسے "ہ" کے ساتھ "اَلْھَمدُ لِلّٰہِ" پڑھے تو یقیناً یہ کلمہ کلمہ اہانت ہونے کے سبب کفریہ کلمہ ہو جاتا ہے، کیوں کہ "ہ" کے ساتھ "اَلْھَمدُ" کے معنی ہیں پھٹے چٹے بوسیدہ کپڑے، چنانچہ صاحب تاج العروس نے لکھا ہے: "اَلْھَمُوْدُ" تقطّع الثوب وبلاہ، کپڑے کا ٹکڑے ٹکڑے اور بوسیدہ ہونا۔ الھَمْدُ بفتح فسکون، ہا کے فتحہ اور میم کے سکون کے ساتھ معنی ہے پھٹا چٹا اور بوسیدہ کپڑا۔[12] لہٰذا اب "اَلْھَمدُ لِلّٰہِ" کے معنی ہوئے تمام پھٹے چٹے بوسیدہ کپڑے اللہ کے لیے، (معاذ اللہ) جو کلمہ تعریفی تھا وہ صرف ایک غلطی کی وجہ سے توہین آمیز ہو گیا۔ جیسے اگر "قَدِیْر" کے "ق" کو درست مخرج سے پڑھنے کی بجائے "ك" سے پڑھیں گے تو اس کا معنی "قدرت والا" کی بجائے "تکلیف دہ" ہو جائے گا جو کہ بالکل غلط ہے۔ اسی طرح اگر ہم "عَلِیْم" کو درست مخرج یعنی "ع" سے پڑھتے ہیں تو اس کا مطلب "جاننے والا" ہے۔ اگر ہم "عَلِیم" کے "ع" کی جگہ "ء" یعنی "أَلِیم" پڑھ جاتے ہیں تو اس کا مطلب "دردناک" ہو جائے گا جو کہ بالکل غلط ہے۔ اور اگر ہم "قُلْ" درست مخرج یعنی "ق" پڑھتے ہیں تو اس کا مطلب "تو کہہ" ہے، اگر ہم "قُلْ" کے "ق" کی جگہ "ك" یعنی "كُلْ" پڑھ جاتے ہیں تو اس کا مطلب "تو کھا" ہو جائے گا جو کہ بالکل غلط ہے۔ یہ ایسی غلطیاں ہیں جس میں بہت سے لوگ مبتلا ہیں، اللہ سب کو درست پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

متذکّرہ بالا دلائل سے استنباط ہوتا ہے کہ اگر قرآن پاک کو مخارج کے بغیر پڑھا جائے تو یقیناً معنی میں تبدیلی پیدا ہو گی۔ یہ واضح رہے کہ عربی کے نو 9 حروف ایسے ہیں جنکے مخارج اردو بولنے والوں کیلئے مشکلات پیدا کرتے ہیں، وہ محنت کئے بغیر اِن حروف کی ادائیگی ٹھیک مخارج سے نہیں کر پاتے، وہ حروف یہ ہیں: "ث، ح، ذ، ص، ض، ط، ظ، ع، ق" جب ان حروف کو درست ادائیگی مخرج سے نہیں پڑھا جائے گا تو لحن جلی واقع ہو گا جو کہ قطعاً ناجائز ہے اور معنیٰ میں واضح تبدیلی پیدا ہو جائیگی، جس سے بیان کی گئی بات کا مطلب تبدیل ہو سکتا ہے اور اُلٹ بھی۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو اپنے بندوں کی رشد و ہدایت کے لیے نازل فرمایا ہے، اس سے رہنمائی حاصل کرنے کے بالترتیب پانچ مندرجہ ذیل مراحل ہیں:

---

[12] علامہ زبیدی، **تاج العروس**، فصل الہاء من باب الدال، (بیروت، لبنان: دار الفکر)، ۲: ۵۴۶

1. ترتیل: قرآنِ مجید کو مخارج سے ادا کر کے پڑھنا، قرآن مجید کو ٹھہر ٹھہر کر صاف پڑھنا۔
2. تفہیم: قرآنِ مجید کو سمجھنا، مفہوم کی معلومات حاصل کرنا۔
3. تعمیل: قرآنِ مجید کے احکامات کے مطابق عمل کرنا۔
4. تبلیغ: قرآنِ مجید کے احکامات کو دوسروں تک پہنچانا۔
5. تنفیذ: قرآنِ مجید کے احکامات کو نافذ کرنا۔

اس مختصر آرٹیکل میں صرف پہلے مرحلہ ترتیل کے متعلق بحث کی گئی ہے، اور سورہ النساء کی قراءت کے دوران کثرت سے سرزد ہونے والی ایسی غلطیوں کی مثالیں پیش کی گئی ہیں:

بَثَّ اور بَسَّ:

"**بَثَّ**" ''وَبَثَّ مِنهُمَا رِجالاً كَثيراً وَّنِسَآءً''[13]، **حروف اصلیہ:** (ب ث ث، مضاعف ثلاثي ہے)، **معانی:** أذاعَه وَنَشرهُ.[14]، پھیلانا، بنانا[15]، بَثَّ: (اس نے) پھیلایا۔[16]

''**بَسَّ**'' **حروف اصلیہ:** (ب س س، مضاعف ثلاثي ہے)، **معانی:** بَسّ، الرجُل : طَرَدَهُ وَنَحَّاهُ۔[17] ہٹانا، پیچھے کرنا[18] بَسَّ: اس نے ہٹایا، پیچھے کیا۔

تبصرہ: اگر ہم "بَثَّ" درست مخرج یعنی "ث" پڑھتے ہیں تو اس کا مطلب ہے "(اس نے) پھیلایا". اگر ہم "بَثَّ" کے "ث" کی جگہ "س" یعنی "بَسَّ" پڑھ جاتے ہیں تو اس کا مطلب "اس نے ہٹایا، پیچھے کیا" ہو جائے گا جو کہ بالکل غلط ہے۔

---

13 النساء:۱

14 لویس معلوف، **المنجد في اللغة والأعلام**،(بیروت، لبنان: مکتبہ علمیہ، مادة: ب ث ث)، ۶۲

15 وحید الزمان کیرانوي، **القاموس الجدید**،(ادارہ اسلامیات پبلشرز، بک سیلرز، ایکسپورٹرز، بدون تاریخ، مادة: ب ث ث)، ۴۳

16 سید علی حسیني، **تفسیر جماعت اہلسنت** انجمن نورانی مجدّی فیض حسیني،(لاهور: بدون تاریخ)، الآیہ: ۱۴، ۲۳

17 جبران مسعود، **الرّائد**، دار العلم للملایین،(بیروت، لبنان: ۱۹۹۲ء، مادة: ب س س)، ۳۲۱

18 مجمع اللغہ العربیہ، **المعجم الوسیط**،(مصر: مکتبۃ الشروق الدولیہ، مادة: ب س س)، ۵۶

طَابَ اور تَابَ:

"**طَابَ**" ''فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ''[19]، **حروف اصلیہ:** (ط و ب،أجوف يائي)، **معانی:**لذّ وحلا و حسن وجاد[20] لذّ وزكا وطاب الشيء ايضاً يطيبُ[21]طاب:أي حلّ (من النساء)[22]، **لذیذ ہونا، میٹھا ہونا، اچھا اور عمدہ ہونا۔**[23] طَابَ **:خوش آویں.**[24]

"**تَابَ**" **حروف اصلیہ:** (ت و ب، أجوف يائي)، **معانی:** التوبة، الرجوع من الذّنبِ. وفي الحديث:الندم توبة والتوب مِثلُه. وتاب إلى الله يتوب توباً وتوبةً ومتاباً: أنابَ رجَعَ عنِ المعصِيّة لى الطاعة-[25] في التنزيل: (فتاب عليه) رجَعَ عنِ المعصِيّة، والعبدُ تائِب، وفي التنزيلِ:(إنَّهُ كَانَ توَّابًا) الاعتراف والندم والقلاع.[26] **گناہ چھوڑ کر اللہ کی طرف متوجہ ہونا، نادم و پشیمان ہونا۔**[27] تابَ: **نادم و پشیمان ہوویں۔**

تبصرۃ: لہٰذا **"طاب" کے "ط" کو درست مخرج سے پڑھنے کی بجائے "ت" سے پڑھیں گے تو لحن جلی واقع ہو گا جو کہ حرام ہے، اوراس کا معنی "خوش آویں" کی بجائے "نادم وپشیمان ہوویں" ہو جائے گا۔**

---

[19] النساء:۱

[20] لویس معلوف، **المنجد في اللغة والأعلام**،(مادۃ : ط ی ب)،٤٧٦

[21] ابن منظور، **لسان العرب**،(بیروت،لبنان: دار صادر،١٤١٤ھ،مادۃ: ط ی ب)،٥٦٣١

[22] ابو البرکات نسفي، **تفسیر القرآن الجلیل**،(لاہور: صاحب المکتبہ العلمیہ،بدون تاریخ)، ٣٠٨١

[23] عبد الحفیظ بلیاوی، **المنجد**،(لاہور: الکریم مارکیٹ، اردو بازار،مادۃ :ط ی ب)،٥٢٦

[24] سید علی حسیني، **تفسیر جماعت اہلسنت**،الآیہ:٣٤،١٢٤

[25] ابن منظور، **لسان العرب**،(مادۃ: ت و ب)،٢٣٣١

[26] مجمع اللغۃ العربیہ ، **المعجم الوسیط**،(مادۃ: ت و ب)،٩٠

[27] البلیاوي، **المنجد**،(مادۃ :ت و ب)،٨٧

يُوْصِي اور يُوْسِي:

"يُوْصِي" '' يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ ''[28]، حروف **اصلیہ**:(و ص ي ،**لفیف مفروق**)، **معانی:** يأمُرُ كُم ويفرِض عليكُم،[29] فلاناً إليه: جعله وصيّة، يتصرّف في أمرِه وماله وعياله بعد موته. عهدليه.[30]

کسی کو اپنا جانشین بنانا جو اسکے مرنے کے بعد مال و جائیداد اور اہل و عیال کے معاملات کا با اختیار منتظم ہو، کام سونپنا۔[31] يُوْصِيْكُمْ: وہ تمھیں وصیت کرتا ہے۔[32]

"يُوْسِي" حروف **اصلیہ**: (و س ي، **لفیف مفروق**)، **معانی:** أوسيتُ الشيء، إذا حَلَقْته بالموسى ووَسَى رأسه وأوساه ذاحلقه والموسى ما يُحلَقُ به[33]، حلقه وقطعه.[34] **سر مونڈنا**[35] يُوْسِيْكُم: **وہ تمہارا** سر مونڈتا ہے۔

تبصرۃ: لہٰذا "يُوْصِيْكُم" کے "ص" کو درست مخرج سے پڑھنے کی بجائے "س" سے پڑھیں گے تو اس کا معنی "وہ تمہیں وصیت کرتا ہے" کی بجائے "وہ تمہارا سر مونڈتا ہے" ہو جائے گا جو کہ درست نہیں ہے۔

عَلِيما اور أَلِيْما:

"عَلِيْمًا" ''اِنَّ اللّٰه كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا''[36] حروف **اصلیہ**: (ع ل م ، الصحيح السالم)،

---

[28] النساء:۱۱

[29] الخلوف، **کلمات القرآن تفسیر وبیان**،(بیروت، لبنان: دار أحیاء التراث العربي،۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۷ء)،۵۳

[30] مجمع اللغہ العربیہ، **المعجم الوسیط**،(مادۃ: وص)،۱۰۳۷

[31] الکیرانوي، **القاموس الوحید**،(لاہور، کراچی: ادارہ اسلامیات،۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء،مادۃ: وص)،۱۸۶۰

[32] رفیع الدین، **ترجمہ القرآن الحکیم**،(لاہور: چاند کمپنی کشمیری بازار)، آیت: ۹۳،۱۱۴

[33] ابن منظور، **لسان العرب**،(مادۃ: وس)،۳۹۱۱۵

[34] الفیروزآبادي، **القاموس المحیط**،(بیروت، لبنان: داراحیاء التراث العربي،۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۷ء، مادۃ: وس)، ۱۲۳۲

[35] ابن سرور، **المعجم الوسیط**،(لاہور: چاند کمپنی، اردو بازار مادۃ: وس)،۱۲۵۶

[36] النساء:۱۱

معانی: عُلَماء، المُتَّصِف بالعِلم، العالِم جِدًّا.[37] **موصوف بالعلم، بہت زیادہ جاننے والا۔**[38] عَلِیماً: **جاننے والا۔**[39]

"أَلِیْماً": **حروف اصلیہ:** (أ ل م، مہموز الفاء)، **معانی:** المُؤلِم ، ومِن العذاب: الذی یبلُغُ ایجاعُہُ غایۃ البلوغ.[(40)] جآء في التنزیل: ''عَذَابًا أَلِیْمًا''[41]، أَلِیمًا: **دردناک**[42]۔

تبصرۃ: اگر ہم "عَلِیْمًا" **درست مخرج یعنی**"ع" **پڑھتے ہیں تو اس کا مطلب "جاننے والا" ہے. اگر ہم** "عَلِیْمًا" **کے "ع" کی جگہ "أ" یعنی** "أَلِیْمًا" **پڑھ جاتے ہیں تو اس کا مطلب "دردناک" ہوجائے گا جو کہ درست نہیں ہے۔**

حَلِیْم اور ھَلِیْم:

"حَلِیْم" ''وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَلِیْمٌ''[43]، **حروف اصلیہ:** (ح ل م، الصحیح السالم)، **معانی:** لایُعاجل بالعقوبۃ فلایغتر بالأمھال،[44] **بردبار، دانش مند، متحمل مزاج۔ (ج)** حُلَماء[45]، حَلِیْم: **تحمل والا۔**[46]

"ھَلِیْم" **حروف اصلیہ:** (ھ ل م، الصحیح السالم)، **معانی:** اللاَّصِق من کُل شئ[47] **چپک جانا، لگ جانا۔**[48]

---

[37] الیسوعي، **المنجد في اللغۃ والأعلام**، (مادۃ: ع ل م)، ۵۲۷

[38] البلیاوي، **المنجد**، (مادۃ: ع ل م)، ۵۸۲

[39] عبدالقادر، موضح الفرقان تسہیل موضح القرآن، (لاہور: تاج کمپنی لمیٹڈ، قرآن منزل،) آیت: ۱۱۴، ۱۲۸

[40] الفیروزآبادي، **القاموس المحیط**، (مادۃ: أل م)، ۹۹۴

[41] النساء: 138

[42] البلیاوي، **مصباح اللغات**، (لاہور: الکریم مارکیٹ، اردو بازار، مادۃ: أل م)، ۳۸

[43] النساء: ۱۲

[44] اسماعیل حقی، **روح البیان**، ۱۸۰

[45] الکیرانوي، **القاموس الوحید**، (مادۃ: ح ل م)، ۳۷۲

[46] رفیع الدین، ترجمہ القرآن الحکیم، ۹۴، الآیۃ: ۱۲۴

[47] الفیروزآبادي، **القاموس المحیط**، (مادۃ: ح ل م)، ۱۰۷۹

هَلِيْم: چیک جانیوالا۔

تبصرۃ: لہٰذا "حَلِيْم" کے "ح" کو درست مخرج سے پڑھنے کی بجائے "ھ" سے پڑھیں گے تو اس کا معنیٰ "تحمل والا" کی بجائے "چیک جانیوالا" ہو جائے گا جو کہ صحیح نہیں ہے۔

إثْمًا اور اسْمًا:

"**إِثْمًا**" ''أَتَأْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّإِثْمًا مُّبِيْنًا''[49]، **حروف اصلیہ:** (أ ث م ، مهموزالفاء)، **معانی:** فِعل ما لايحِلُّ، الخطيئة۔[50] **ناجائز فعل**، گناہ۔[51] إِثْمًا: گناہ۔[52]

"**اسْمًا**" **حروف اصلیہ:** (س م و، ناقص واوي)، **معانی:** كلُّ لفظ يُسمّى به إنسان، أو حيوان، أو نبات، أوجماد، أو أيِّ شيئٍ آخر.[53] الاسم: إنّها إن دلَّت علىَ مَعناً في نَفسِهَا غيرِ مُقتَرِنَةٍ بِزَمانٍ فَهيَ الِاسم.[54] اسم وہ لفظ ہے جو انسان، حیوان، نبات، جماد یا کسی دوسری چیز کا نام ہو۔[55] نام، وہ لفظ جو کسی جوہر یا غرض کی تعین وتمیز کیلئے وضع کیا گیا ہو۔[56] اسْماً: نام۔

تبصرۃ: جب "إثماً" کو درست ادائیگی مخرج سے پڑھا جائے گا تو اس کا مطلب "گناہ" ہے، لیکن اگر درست مخرج کے ساتھ نہ پڑھا جائے تو لحن جلی واقع ہو گا اور "ث" کو "س" میں تبدیل کرنے سے اس کا مطلب "نام" بن جائے گا جو کہ بالکل غلط ہے۔

---

[48] فیروزالدین، **فیروز اللغات**، (لاہور: مطبوعہ فیروز لمیٹڈ، عبد السلام پرنٹرز اینڈ پبلیکیشنز، مادۃ: ح ل م)، ۷۹۹

[49] النساء: ۲۰

[50] اليسوعي، **المنجد في اللغة والأعلام**، (مادۃ: أ ث م)، ۳

[51] القاضي الدامغاني، **قاموس القرآن**، (بیروت، لبنان: دار العلم للملايين، مادۃ: أ ث م)، ۲۸

[52] دریا آبادی، **تفسیر ماجد**، (لاہور، کراچی: تاج کمپنی لمیٹڈ)، ۱۸۵، الآیۃ: ۲۰۴

[53] ابن عقیل، **شرح ابن عقیل علی الفیہ ابن مالک**، (ایران: انتشارات فقاہت)، ۴۵۱

[54] الجارم و مصطفی امین، **النحو الواضح في قواعد اللغة العربية**، (بیروت، لبنان: دار لفکر)، ۸

[55] علی فاروق، **النحو الواضح في قواعد اللغة العربية**، اردو، اول تا سوم یکجا، (لاہور: شفیع محمد بشیر اینڈ سنز، اردو بازار، ۲۰۰۵ء)، ۸

[56] البلیاوي، **المنجد**، (مادۃ: أ س م)، ۷۹۶

إِصْلَاحًا اور إِسْلَاحًا:

"**إِصْلَاحًا**" ''اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا''[57]، **حروف اصلیہ:** (ص ل ح، الصحيح السالم)، **معانی:** أصْلَحَ الشيئ، ضِد أفسَدَه.[58] إنْ يُرِيْدَا إصْلَاحا: أن يوفق بين الحكمين في اتحاد كلمتها وحصل مقصودهما، إنْ يُرِيْدَا إصْلَاح ما بينهما من الشقاق أوقع الله به بينهما الألفة والوفاق[59] *اصلاح کرنا، خرابی دور کرنا۔*[60] إصْلَاحاً: *صلح کروانا۔*[61]

"**إسْلَاحاً**" *حروف* **اصلیہ:** (س ل ح ، الصحيح السالم)، **معانی:** أسلَحَه الدَّواء: جَعَلَه يَسلَح.[62] *دوا کا کسی کو گوبر یا لید کروانا۔*[63] اِسْلَاحاً: *دوا کا کسی کو گوبر یا لید کروانا۔*

تبصرہ: *لہٰذا "اِصْلَاحاً" کے "ص" کو درست مخرج سے پڑھنے کی بجائے "س" سے پڑھیں گے تو اس کا معنی "صلح کروانا" کی بجائے "کسی کو گوبر یا لید کروانا" ہو جائے گا جو کہ بالکل غلط ہے۔*

وَاعبُدُوْا اور وَائبُدُوْا:

"**وَاعبُدُوْا**" ''وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَ لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا''[64]، *حروف* **اصلیہ:** (ع ب د ، الصحيح السالم)، **معانی:** عَبَدَ عِبادةً : وحَّدَه وخَدَمَه وخَضَعِ وذَلَّ وطَاَعَ.[65] يعنى وحده وأطيعوه وعبادة اللّٰه تعالى عن كل فعل يأتي به العبد لمجرد اللّٰه تعالى ويدخل فيه جميع أعمال القلوب وأعمال

---

[57] النساء:٣٥

[58] اليسوعي، المنجد في اللغة والأعلام، (مادة:ص ل ح)، ٤٣٢

[59] القنوجي، **فتح البيان في مقاصد القرآن**، (بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٤٢٠ھ/١٩٩٩ء)، ١٢/٧

[60] البلياوي، المنجد، (مادة: ص ل ح)، ٤٧٨

[61] رفیع الدین، ترجمہ القرآن الحکیم، آیت: ٣٥٤، ٩٩

[62] ابن منظور، **لسان العرب**، (مادة: س ل ح)، ٧٧٨١

[63] البلياوي، المنجد، (مادة : س ل ح)، ٣٣٦

[64] النساء:٣٦

[65] اليسوعي، المنجد في اللغة والأعلام، (مادة: ع ب د)، ٤٨٣

الجوارح.[66](٦٤) خصّوه بالتوجه إليه والفناء فيه، الذي غاية التذال.[67] **اطاعت وفرمانبرداری کرنا۔**[68]
وَاعْبُدُوْا: **تم بندگی کرو۔**[69]

"**وَائبُدُوْا**"،**حروف اصلیہ:** (أ ب د ، مهموز الفاء) ، **معانی:** الحيوان: تَوَحَّشَ وانقَطَعَ عَنِ الناس[70] تَوَحَّشَ وَنَفَر[71]، الحيوان: **جنگلی ہونا۔**[72] وَائبُدُوْا: **تم جنگلی ہو جاؤ۔**

تبصرہ: لہٰذا "وَاعبُدُوْا" کے حرف "ع" کو درست مخرج کے ساتھ پڑھنے کی بجائے "أ" کی آواز سے پڑھا جائے تو لحن جلی واقع ہو گا اور "وَاعبُدُوْا" کا مطلب "تم بندگی کرو" کی بجائے "تم جنگلی ہو جاؤ" ہو جائے گا جو کہ بالکل غلط ہے۔

الضَّلَالَةُ اور الدَّلَالَةُ اور الظَّلَالَةُ:

"**الضَّلَالَةُ**"''اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ''[73]،**حروف اصلیہ:**(ض ل ل ، مضاعف ثلاثي)، **معانی:**ضدّ الهداية.[(74)] العَدُولُ عَنِ الطَّرِيقِ المستَقِيْم[(75)] **گمراہ ہونا، حق سے ہٹ جانا۔**[76] الضَّلَالَةُ: **گمراہی۔**[77]

---

[66] الخازن، **تفسیر الخازن**،(بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ،١٤١٥ھ/١٩٩٥ء)، ٣٧٣١
[67] ابن عربی، **تفسیر القرآن الکریم**،(تہران: خیابان ناصر خسرو، الطبعہ الثانیہ،١٩٧٨ء)، ٢٥٦١
[68] ابن سرور، **المعجم الوسیط**،(مادۃ: ع ب د)، ٦٧٥
[69] علی حسینی، **تفسیر جماعت اہلسنت**، ١٣٤، الآیۃ: ٣٦٤
[70] المسعود، **الرّائد**،(مادۃ: أ ب د)، ٢١
[71] الیسوعی، **المنجد في اللغة والأعلام**،(مادۃ : أ ب د)، ١
[72] البلیاوی، **مصباح اللغات**،(مادۃ: أ ب د)، ٢٥
[73] النساء: ٤٤
[74] ثناء اللہ پانی پتی، **التفسیر المظہر**،(کوئٹہ: بلوچستان بک ڈپو، بدون تاریخ)، ١٣٤٢
[75] الاصفہانی، **معجم مفردات الفاظ القرآن**،(بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ١٩٩٥ء، مادۃ: ض ل ل)، ٣٠٦
[76] البلیاوی، **المنجد**،(مادۃ : ض ل ل)، ٥٠١

"**الدَّلَالَةُ**"، *حروف اصلیہ*:(د ل ل ، مضاعف ثلاثي)، **معانی**:(ج) دلائل، الرشاد ، البُرهان.[78] ما يقُومُ به الرشاد، البُرهان، المُرشد[79]، رہنمائی، **ہدایت**۔[80]الدَّلَالَةُ: **رہنمائی، ہدایت**۔

"**الظَّلَالَةُ**" دن کا سایہ دار ہونا، کسی چیز کا لمبا ہونا.[81]کسی چیز کا سایہ دار ہونا۔[82]

تبصرہ: مخرج کی درست ادائیگی نہ ہونے کیوجہ سے لفظ "الضَّلَالَةُ" کے "ض" کو اگر "د" پڑھ دیا جائے یعنی "الدَّلَالَةُ" تو اس سے معنی میں واضح تبدیلی پیدا ہو جائیگی اور اس کا مطلب "**ہدایت**" بن جائے گا اور "الضَّلَالَةُ" کے "ض" کو اگر "ظ" پڑھ دیا جائے یعنی "الظَّلَالَةُ" اور اس کا مطلب "**سایہ دار ہونا**" بن جائے گا، جبکہ اصل میں "الضَّلَالَة" ہے جس کا مطلب "**گمراہی**" ہے۔

اُنْظُـرْ اور اُنْذُرْ اور اُنْزُرْ اور اُنْضُرْ:

"**اُنْظُرْ**" ''اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ''[83]، *حروف اصلیہ*: (ن ظ ر، الصحيح السالم)، **معانی**:حِسّ العين،نظره ينظرهُ نَظَراً ومنظراً ومنظرةً ونَظَرَليه[84]، دیکھنے کی حس، کسی چیز پر نگاہ ڈالنا، غور سے دیکھنا۔[85]اُنْظُرْ: **تو دیکھ**۔[86]

---

[77] دریا آبادی، **تفسیر ماجد**، ۱۹۴، الآیۃ: ۴۴۴

[78] المسعود، **الرّائد**، (مادۃ: د ل ل)، ۲۷۷

[79] اليسوعي، **المنجد في اللغة والأعلام**، (مادۃ: د ل ل)، ۲۲۰

[80] الكيرانوي، **القاموس الوحيد**، (مادۃ: د ل ل)، ۵۴۰

[81] البلياوي، **مصباح اللغات**، (مادۃ: ظ ل ل)، ۵۰۱

[82] الكيرانوي، **القاموس الوحيد**، (مادۃ: ظ ل ل)، ۱۰۳۲

[83] النساء: ۵۰

[84] ابن منظور، **لسان العرب**، (مادۃ: ن ظ ر)، ۱۲۵۵

[85] الكيرانوي، **القاموس الوحيد**، (مادۃ: ن ظ ر)، ١٦٦٦

[86] الحسيني، **تفسیر جماعت اہلسنت**، ۱۳۸، الآیۃ: ۵۰۴

"**أُنْذُرْ**"، *حروف اصلیہ:*(ن ذ ر،الصحیح السالم)، **معانی:** النحب وهو ما ينذُرُه النسانُ فيجعله على نفسه نحباً واجباً وجمعُه نذور.[87] *کوئی چیز اپنے اوپر لازم کرلینا، نذر ماننا، منت ماننا۔*[88] أُنْذُرْ: **تو منت مان۔**

"**أُنْزُرْ**"، *حروف اصلیہ:* (ن ز ر ، الصحیح السالم)، **معانی:**أنزُرْ الرجل: احتقرّه واستقلّهُ.[89] *کسی کو حقیر و کم درجہ سمجھنا۔*[90] أُنْزُرْ: **تو حقیر سمجھ۔**

"**أُنْضُر**"، *حروف اصلیہ:* (ن ض ر، الصحيح السالم)، **معانی:**نَضَرَ: كان ذا رونق وبهجة، يقال: نضَرَ النبات، الشجر، ونَضَر وجهه ونَضَر لَونُه فهو ناضِر وهَي ناضِرَة، والشيء: حسّنَه ونَعّمَه[91]، *تر و تازہ ہونا، خوشنما ہونا،* الشيء: *خوشنما اور بارونق بنانا۔*[92] أُنْضُر: **تو خوشنما بنا۔**

تبصرہ: *مخرج کی درست ادائیگی نہ ہونے کیوجہ سے لفظ "أُنْظُرْ" کے "ظ" کو اگر "ذ" پڑھ دیا جائے تو اس سے معنی میں واضح تبدیلی پیدا ہو جائیگی اور اس کا مطلب "منت مان" بن جائے گا، اگر "ز" پڑھ دیا جائے تو اس کا مطلب "تو حقیر سمجھ" بن جائے گا اور اسی طرح اگر "ض" پڑھ دیا جائے تو اس کا مطلب "خوشنما بنا" بن جائے گا جبکہ اصل میں "أُنْظُرْ" کا مطلب "دیکھ" ہے۔*

يَذُوْقُوْا اور يَزُوْكُوْا:

"**يَذُوْقُوْا**" ''كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ''[93]، *حروف اصلیہ:* (ذ و ق، أجوف واوي)، **معانی:** ذاق الشيء: اختبر طعمه العذاب: قاساه[94]، **برداشت کرنا، چکھنا۔**[95]

---

[87] ابن منظور، **لسان العرب**،(مادۃ:ن ذ ر)، ۲۰۰۵

[88] الکیرانوي، **القاموس الوحید**،(مادۃ:ن ذ ر)، ۱۶۲۹

[89] ابن منظور، **لسان العرب**،(مادۃ:ن ز ر)، ۲۰۳۵

[90] الکیرانوي، **القاموس الوحید**،(مادۃ:ن ز ر)، ۱۶۳۱

[91] مجمع اللغة العربية، **المعجم الوسیط**،(مادۃ:ن ض ر)۹۲۸

[92] ابن سرور، **المعجم الوسیط**،(مادۃ:ن ض ر)، ۱۱۲۹

[93] النساء:۵۶

[94] الیسوعي، **المنجد فی اللغۃ والأعلام**، (مادۃ : ذ و ق)، ۲۴۱

لِيَذُوْقُوْا: **تا کہ چکھتے رہیں۔**[96]

"يَزُوْكُوْا" ، حروف اصلیہ: (ز و ك ، أجوف واوي)، **معانی:** مش الغراب، وهو الخطو المتقاربُ في تحرّك جسدا لنسان الماش. وزاك في مشيته يزوك زوكاً: حرّك منكِبَيه وألْيَتَيه وفرّج بين رجليه.[97] زاك: زوكاً وزواكاً: حرَّك مَنكبَيه وخرَّجَ بين رِجليه تبخترواحتال.[98] **مونڈھوں کو حرکت دینا اور ٹانگوں کو کشادہ کرنا، تکبر سے چلنا۔**[99] لِيَزُوْكُوْا: **تا کہ تکبر سے چلتے رہیں۔**

تبصرہ: لہٰذا **"لِيَذُوْقُوْا"** کے حرف" ذ ، ق" کو درست مخرج کے ساتھ پڑھنے کی بجائے"ز ، ك" کی آواز سے پڑھا جائے تو لحن جلی واقع ہو گا اور "لِيَذُوْقُوْا" کا مطلب "تا کہ چکھتے رہیں" کی بجائے "تا کہ تکبر سے چلتے رہیں" ہو جائے گا جو کہ بالکل غلط ہے۔

قُلْ اور كُلْ:

"قُلْ" ''وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيْغًا''[100]، حروف اصلیہ: (ق و ل، أجوف واوي)، **معانی:** قالَ يقُولُ قَولاً وقيلاً وقَولةً ومَقالاً ومَقالةً: تكلّم ، تلفَّظ.[101]، **کہنا، بولنا۔**[102] قُل: **تو کہہ۔**[103]

"كُلْ"، حروف اصلیہ: (أ ك ل ، مهموز الفاء)، **معانی:** أكَل: أكلت الطعام أكلاً ومأكلاً[104] ما ذقتُ

[95] البلياوي، **المنجد**،(مادة : ذ و ق)،:٢٦٨

[96] شیخ الہند، **ترجمہ القرآن الکریم**،(سعودی عرب: مجمع الملک فہد)، آیت: ٥٦٤، ١١٣

[97] ابن منظور، **لسان العرب**،(مادة: زوک)، ٤٣٨١٠

[98] اليسوعي، **المنجد فی اللغة والأعلام**، (مادة : ز و ک)، ٣١١

[99] البلياوي، **مصباح اللغات**،(مادة: زوک)، ٣٥٢

[100] النساء:٦٣

[101] اليسوعي، **المنجد فی اللغة والأعلام**، (مادة : ق و ل)، ٦٦٣

[102] البلياوي، **المنجد**،(مادة : ق و ل)، ٧٢٩

[103] شیخ الہند، **ترجمہ القرآن الکریم**،(سعودی عرب: مجمع الملک فہد)، آیت: ٦٣٤، ١١٤

[104] ابن منظور، **لسان العرب**،(مادة: أ ک ل)، ١٩١١

عنده أكالاً بالفتح أطعاماً.[105] أَكَلَ أكلاً ومأكلاً الطعام: تناوله وبلعه بعد مضغِه.[106] **کھانا۔**[107] كُلْ: **تو کھا۔**

تبصرہ: اگر ہم "قُلْ" درست مخرج یعنی "ق" پڑھتے ہیں تو اس کا مطلب **"تو کہہ"** ہے، اگر ہم "قُلْ" کے "ق" کی جگہ "ك" یعنی "كُلْ" پڑھ جاتے ہیں تو اس کا مطلب **"تو کھا"** ہو جائے گا جو کہ **بالکل غلط** ہے۔

يَفقَهُوْنَ اور يَفكَهُوْنَ:

"يَفقَهُوْنَ" ''فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا''[108]، **حروفِ اصلیہ:** (ف ق ھ، الصحيح السالم)، **معانی:** الفهم والتفقّه[109]، فَقِهَ الأمر: فَقَهًا وفَقِهًا: أحسنَ إدراكَه. يُقالُ: فَقِه عنه الكلام ونحوه: فَهِمَه. فهو فَقِه.[110] **سمجھنا۔**[111] يَفقَهُوْنَ: **وہ سمجھتے ہیں۔**[112]

"يَفكَهُوْنَ"، **حروفِ اصلیہ:** (ف ك ھ ، الصحيح السالم)، **معانی:** فَكِهَ كَفَرِحَ فَكَهًا وفَكاهَةً فهو فَكِه وفاكِه: طيِّب النفسِ ضَحُوك أو يُحدِّث صَحبَهُ فيُضحِكُهُم.[113] كان طيب النفس مرّاحاً[114]، **خوش طبع، ہنسنے ہنسانے والا ہونا۔**[115] يَفكَهُوْنَ: **وہ ہنستے ہنساتے ہیں۔**

---

[105] الزمخشري، **أساس البلاغة**، تحقيق، عبدالرحيم محمود المعروف أمين الخولي، (بيروت، لبنان: دار المعرفه، مادة: أ ک ل)، ۸

[106] اليسوعي، **المنجد في اللغة والأعلام**، (مادة : أ ک ل)، ۱۵

[107] البلياوي، **المنجد**، (مادة : أ ک ل)، ۳۲

[108] النساء: ۷۸

[109] ثناء اللہ پانی پتی، **التفسیر المظہر**، ۲، ۱۶۷

[110] مجمع اللغة العربیہ، **المعجم الوسيط**، (مادة: ف ق ه)، ۶۹۸

[111] البلياوي، **المنجد**، (مادة : ف ق ه)، ۶۵۳

[112] دریا آبادی، **تفسير ماجدي**، ۳، ۲۰۳، الآية: ۷۸

[113] الفيروزآبادي، **القاموس المحيط**، (مادة: ف ک ه)، ۱۱۵۱

[114] مجمع اللغة العربیہ، **المعجم الوسيط**، (مادة: ف ک ه)، ۶۹۹

[115] البلياوي، **المنجد**، (مادة : ف ک ه)، ۶۵۳

تبصرہ: لہٰذا "يَفقَهُوْنَ" کے "ق" کو درست مخرج سے پڑھنے کی بجائے "ك" سے پڑھیں گے تو اس کا معنی "وہ سمجھتے ہیں" کی بجائے "وہ ہنستے ہنساتے ہیں" ہو جائے گا جو کہ بالکل غلط ہے۔

أطَاعَ اور أتاعَ:

"**أطَاعَ**" ''مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ أَطَاعَ الله''[116]، **حروف اصلیہ:** (ط و ع ، أجوف واوي)، **معانی:** لأنه لا يأمر ولا ينهي إلا بما أمر اللّه به ونهي عنه فكانت طا عته في أوامره ونواهيه طاعة اللّه.[117] إنقادَ لَه.[118] **کسی کا فرمانبردار ہونا۔**[119] أطَاعَ: **اس نے اطاعت کی۔**[120]

"**أَتَاعَ**"، **حروف اصلیہ:** (ت و ع، أجوف واوي)، **معانی:** فلان: قاء، قَيئَه ودَمَه.[121] قاءَ، والقَيء: أعادَه.[122] **قے کرنا، قے یا خون کا نکالنا۔**[123] أتاعَ: **اس نے قے کی۔**

تبصرہ: مخرج کی صحیح ادائیگی نہ ہونے کی وجہ سے لفظ "أطَاعَ" کے "ط" کو اگر "ت" پڑھ دیا جائے تو اس سے معنی میں واضح تبدیلی آجائیگی اور "أطَاعَ" کا مطلب "**اس نے قے کی**" بن جائے گا جبکہ **اصل میں اس کا مطلب** "**اس نے اطاعت کی**" ہے۔

---

[116] النساء: ۸۰

[117] النسفي، **تفسير القرآن الجليل**، ۱/ ۳۴۳

[118] اليسوعي، **المنجد في اللغة والأعلام**، (مادة : ط و ع)، ۴۷۵

[119] البلياوي، **المنجد**، (مادة : ط و ع)، ۵۲۵

[120] المودودی، **تفهيم القرآن**، ۱/ ۳۷۵، الآية: ۸۰

[121] مجمع اللغة العربية، **المعجم الوسيط**، (مادة: ت ی ع)، ۹۱

[122] الفيروزآبادي، **القاموس المحيط**، (مادة: ح ر ز)، ۶۵۲

[123] الكيرانوي، **القاموس الوحيد**، (مادة: ت ی ع)، ۲۰۷

حَقًّا اور هَقًّا اور هَكًّا:

"**حَقًّا**" ''وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا''[124]، **حروف اصلیہ:**(ح ق ق ، مضاعف ثلاثي)، **معانی:** حقاً عليه أن يفعل كذا:وجب عليه.[125]، **واجب ہونا۔**[126] حَقّا: **سچا۔**[127]

"**هَقًّا**"، **حروف اصلیہ:** (هـ ق ق ، مضاعف ثلاثي) ، **معانی:** هَرَبَ مذعوراً. يقالُ: هقَّتِ الكلاب مِنّا.[128] **ڈر کر بھاگنا، کہتے ہم سے ڈر کر بھاگے۔**[129] هَقّاً: **ڈراہوا۔**

"**هَكًّا**"، **حروف اصلیہ:** (هـ ك ك، مضاعف ثلاثي)، **معانی:** الفاسد العقل، المطر الشّديد (ج)أهكاك وهككة.[130] **بے عقل، شدید بارش۔**[131] هَكّاً: **بے عقل۔**

"**حَكًّا**"، **حروف اصلیہ:** (ح ك ك، مضاعف ثلاثي)، **معانی:** أمرَّ جِرمه على جرمه. يقالُ:حكَ الحجرِ بالحجر وحكَّ جِسمه بيده.[132]، حكًّا.[133]، **رگڑنا ، گھسنا ، کھرچنا** ، الحك : **رگڑ ، گھسائی ، دھلائی۔**[134] حَكًّا: **رگڑاہوا۔**

---

[124] النساء:۱۲۲

[125] اليسوعي، **المنجد في اللغة والأعلام**،(مادة :ح ق ق)، ۱۴۴

[126] البلياوي، **المنجد**،(مادة :ح ق ق)،۱۶۶

[127] صابر قرني، **تعليم القرآن**، ادارہ تعلیم القرآن،(لاہور: ۱۹سی، منصورہ، میٹروپرنٹرز، ۲۰۰۴ء)، آیت :۱۲۲، ۴۷۰

[128] مجمع اللغة العربية، **المعجم الوسيط**،(مادة:ہ ق ق)، ۹۸۹

[129] الكيرانوي، **القاموس الوحيد**،(مادة:ہ ق ق)، ۱۷۷۱

[130] اليسوعي، **المنجد في اللغة والأعلام**،(مادة :ہ ک ک)، ۸۶۹

[131] الكيرانوي، **القاموس الوحيد**،(مادة:ہ ک ک)، ۱۷۷۲

[132] مجمع اللغة العربية، **المعجم الوسيط**،(مادة:ح ک ک)، ۱۸۹

[133] الفيروزآبادي، **القاموس المحيط**،(مادة:ح ک ک)، ۸۶۳

[134] الكيرانوي، **القاموس الوحيد**،(مادة:ح ک ک)، ۳۶۳

تبصرہ: مخرج کی درست ادائیگی نہ ہونے کیوجہ سے لفظ "حَقًّا" کے "ح" کو اگر "ھ" پڑھ دیا جائے تو اس سے معنی میں واضح تبدیلی پیدا ہو جائیگی اور اس کا مطلب "ڈرا ہوا" بن جائے گا اگر "ھ ، ك" پڑھ دیا جائے تو اس کا مطلب "بے عقل" بن جائے گا. اور اسی طرح اگر "ح ، ك" پڑھ دیا جائے تو اس کا مطلب "رگڑا ہوا" بن جائے گا جبکہ اصل میں "حَقًّا" کا مطلب "سچا" ہے۔

حَمِيْدًا اور هَمِيْدًا:

"**حَمِيْدًا**" ''وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيْدًا''[135]، **حروف اصلیہ:**(ح م د ، الصحیح السالم)، **معانی:** مستحقاً لأن يحمد لكثرة نعمة وَإن لم يحمده أحد.[136]،(م) الحامد، المحمود.[137]، **تعریف کرنے والا، تعریف کیا ہوا۔**[138] حَمِيْداً خوبیوں والا۔[139]

"**هَمِيْدًا**"، **حروف اصلیہ:** (ھ م د ، الصحیح السالم)، **معانی:** المال يُعتَقَد أن الرجل بملكه مع أنه قد فَسَدَأو فنَ.[140] **وہ مال جسکا کسی کے پاس ہونے کا گمان ہو جبکہ وہ خراب یا ضائع ہو گیا ہو۔**[141] هَمِيْدًا: **خراب مال۔**

تبصرہ: اگر ہم "حَمِيْدًا" درست **مخرج یعنی** "ح" پڑھتے ہیں تو اس کا مطلب "**خوبیوں والا**" ہے، اگر ہم "حَمِيْداً" کے "ح" کی جگہ "ھ" **یعنی** "هَمِيْداً" پڑھ جاتے ہیں تو اس کا مطلب "**خراب مال**" ہو جائے گا جو کہ بالکل غلط ہے۔

---

[135] النساء:۱۳۱

[136] النسفي، **تفسير القرآن الجليل**،۳۶۵۱

[137] اليسوعي، **المنجد في اللغة والأعلام**،(مادة:ح م د)،۲۱۴

[138] البلياوي، **المنجد**،(مادة : ح م د)،۱۷۵

[139] عبد الماجد دریا آبادی، **تفسیر ماجدي**،(لاہور، کراچی: تاج کمپنی لمیٹڈ، بدون تاریخ)،۲۲۰

[140] مجمع اللغة العربية، **المعجم الوسيط**،(مادة:ہ م د)،۹۹۳

[141] الكيرانوي، **القاموس الوحيد**،(مادة:ہ م د)،۱۷۷۸

قَدِيْراً اور كَدِيْراً:

"قَدِيْراً"''فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا''[142]،حروف اصلیہ: (ق د ر ، الصحيح السالم)، معانی: ذوالقدرة. وهو من الأسماء الحُسنَى.[143] قدرت والا، اللہ تعالیٰ کے اسماء حُسنیٰ سے ہے۔[144] قَدِيْراً: قدرت والا۔[145]

"كَدِيْراً"، حروف اصلیہ: (ك د ر ، الصحيح السالم)، معانی: نقيض الصفاء ، خلاف الصّفو، يقالُ:عيش أكدَرُ أكِدر وماء أكدَر.[146](كَدُرَ) الماءُ كدارة، كَدِر، فهو كدير. ويقالُ: كدُر عيشُهُ وكدُرت نفسه.[147]غیر صاف، تکلیف دہ۔[148] كدِيْراً: تکلیف دہ۔

تبصرہ: لہٰذا "قَدِيْراً" کے "ق" کو درست مخرج سے پڑھنے کی بجائے "ك" سے پڑھیں گے تو اس کا معنی "قدرت والا" کی بجائے "تکلیف دہ" ہو جائے گا جو کہ بالکل غلط ہے۔

أوْحَيْنَا اور أوْهَيْنَا:

أوْحَيْنَا"،''اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ''[149]،حروف اصلیہ: (و ح ي، لفيف مفروق)،معانی: أوْحَي إيحاءإلى فلانٍ: كلّمه بكلام يخفيه عن غيره. کسی کو کسی بات کا اشارہ کرنا۔[150] أوْحَيْنَا: ہم نے وحی بھیجی۔[151]

---

[142] النساء:۱۴۹

[143] اليسوعي، **المنجد في اللغة والأعلام**،(مادة : ق د ر)، ۶۱۲

[144] البلياوي، **المنجد**،(مادة : ق د ر)،۶۷۵

[145] لجنہ، **القاموس عربی انگلیزی**، منشورات: محمد علی بیضون،(بیروت،لبنان: دار الکتب العلمیہ،۲۰۰۳ء)،۶۹۵

[146] رفعت اعجاز، **مفہوم القرآن**،(لاہور:p۱۷۹،ایکسٹینشن سکیم ماڈل ٹاؤن)،۵۷۶۱

[147] ابن منظور، **لسان العرب** ،(مادۃ: ک د ر)،۱۳۴۵

[148] مجمع اللغہ العربیہ ،**المعجم الوسیط**،(مادۃ: ک د ر)،۷۷۹

[149] النساء:۱۶۳

[150] اليسوعي، **المنجد في اللغة والأعلام**، (مادة : و ح ي)، ۸۹۱

[151] لجنہ، **القاموس عربی انگلیزی** ،۱۴۶

"أَوْهَيْنَا"، حروف اصلیہ: (ھ ح ي، لفيف مفروق)، **معانی:** أَوْهَي إيهاء إلىٰ فلانٍ: أصنَعه، جعَلَه واهياً يقالُ: ضَرَبَه فأوهي يدَه أي أصابها بكسرٍ.[152] سست کر دینا، کمزور کر دینا، کہاجاتا ہے، اس نے اسے مارااور اسکے ہاتھ کو توڑ دیا[153] أَوْهَيْنَا: ہم نے سست کر دیا۔

تبصرہ: لہٰذا "أَوْحَيْنَا" کے "ح" کو درست مخرج سے پڑھنے کی بجائے "ھ" سے پڑھیں گے تو اس کا معنی "ہم نے وحی بھیجی" کی بجائے "ہم نے سست کر دیا" ہو جائے گا جو کہ بالکل غلط ہے۔

عصر حاضر:

دور حاضر میں بے شمار لوگ ایسے ہیں جو قرآن پاک کی تلاوت تو کرتے ہیں لیکن قواعد تجوید کی رعایت نہیں کرتے اور نہ ہی مخارج وصفات کی پرواہ کرتے ہیں، وہ تحریف لفظی کے مرتکب ہوتے ہیں، یعنی "ث" کو "س"، "ط" کو "ت"، "ظ" کو "ز" اور "ح" کو "ہ" وغیرہ پڑھتے ہیں اور یہ تحریف لفظی کفر کے مترادف ہے۔ ایسے آدمی کو توبہ کرنی چاہیے۔ کام کاج کی مصروفیت اور جاہ وزر کی طلب قراءت درست کرنے کی مہلت ہی نہیں دیتی۔ سخت افسوس تو اس وقت ہوتا ہے جب احساس دلانے اور سوئی ہوئی فکر کو درست قراءت کیطرف مائل کرنے کی کوشش کی جائے تو وہ اس کی کچھ پرواہ نہیں کرتے، بعض اوقات ہٹ دھرمی اور کج بحثی پر اتر آتے ہیں۔ قرآن پاک ایسی عظیم کتاب ہے جس کے سبب مسلمان کو جنت میں داخل کیا جائے گا[154] اور بلند ترین درجات پر فائز کیا جائے گا[155] تو پھر کتنی بڑی بدنصیبی اور محرومی ہے اُس مسلمان کے لئے جو اس عظیم کتاب (قرآن پاک) کو صحیح طریقے پڑھنا نہ جانتا ہو۔

---

[152] التھانوي، **ترجمہ القرآن الحکیم**،(لاہور: حافظ کمپنی، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، بدون تاریخ)، ۱۳۳

[153] الیسوعی، **المنجد فی اللغۃ والأعلام**،(مادۃ : و ہ)، ۹۲۱

[154] امام مسلم، **صحیح مسلم**، باب فضل قراءۃ القرآن، حدیث: ۸۰۴، ۱، ۵۵۳

[155] امام ترمذی، **جامع ترمذی**، حدیث: ۲۹۱، ۵، ۱۷۷